

ترجیح دی۔ بول چال میں اسے مفتوح ہی بولتے ہیں۔

شرح : دیکھیے، غالب دل لگا کر خود بھی مجھ ایسے ہی ہو گئے، حالانکہ حضرت میرزا صاحب پہلے بڑے کروفر کے ساتھ مجھے عشق سے روکتے رہتے تھے۔ جب خود ان کے دل پر سنی تو ساری پند و نصیحت بھول گئے۔

۱۔ شرح :

شعر سے ظاہر ہے کہ یہ غزل جس مشاعرے میں پڑھی گئی تھی، وہاں بہادر شاہ ظفر بہ نفس نفیس موجود تھے۔ اغلب ہے یہ مطلع بادشاہ کے موجود ہونے کی وجہ سے موقع پر کہ لیا گیا ہو۔

آج بادشاہ

سلامت کے حضور
سخنوروں کی آزمائش
ہے۔ گویا یہ بزم
مشاعرہ ایک باغ

حضور شاہ میں اہل سخن کی آزمائش ہے
چمن میں خوشنویاں چمن کی آزمائش ہے
قد و گیسو میں قیس و کوہن کی آزمائش ہے
جہاں ہم ہیں، وہاں دار و رسن کی آزمائش ہے
کمری گے کوہن کے حوصلے کا امتحاں آخر
ہنوز اس خستہ کے نیروے تن کی آزمائش ہے
نسیم مصر کو کیا پیر کنعاں کی ہوا خواہی
اُسے یوسف کی بوے پیر بن کی آزمائش ہے
وہ آیا بزم میں، دیکھو، نہ کہیو پھر کہ غافل تھے
شکیب و صبر اہل انجن کی آزمائش ہے
رہے گردِ دل میں تیر، اچھا، جگر کے پار ہو، بہتر!
غرض شستِ بُتِ ناوک فلن کی آزمائش۔